

آیت چالیس کی پوشیدہ تاریخ — عدد اٹھارہ

دوسری ہلاکت — حصہ پنجم

Jeff Pippenger

2026-07-15

مکاشفہ نو میں نینوہ کی جنگ کی نمائندگی کرنے والی "کنجی" ایک ایسی تاریخ کے ذریعے پوری ہوئی جس نے ایک نقطہ انقلاب پیدا کیا، اور ظاہر ہے کہ کنجی کا کام یہی ہوتا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ نینوہ کی جنگ نہ صرف اسلام کے عروج کی نشاندہی کرنے والی ایک تاریخی کنجی تھی، بلکہ وہ ایک نبوتی کنجی بھی ہے۔ اس جنگ کی نبوتی حرکیات، جیسا کہ دانی ایل اور مکاشفہ میں بائبل کی نبوت کے مطابق بیان ہوا ہے، سلطنتوں کی تمام خطوط کو دانی ایل کے گیارھویں باب کے ساتھ ہم آہنگ کر دیتی ہیں۔ ایسا کرنے سے یہ ان تمام سلطنتوں کو دانی ایل گیارہ کی آخری چھ آیات کی گواہی دینے کے قابل بناتی ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر—آیت چالیس کی بیرونی پوشیدہ تاریخ پر سے مہر کھول دیتی ہے۔

اور میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا ہوگا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلا ہوگا۔ متی 16:19۔

محمد کی بادشاہی کی آزادی اور عروج

۶۲۷ میں نینوہ کی جنگ نے فارسی اقتدار کے آخری دس برسوں کے آغاز کو نشان زد کیا، وہ اقتدار جو خدا کی عنایتی دھند کے ہمراہ روم کی تدبیر کے ذریعے مغلوب کیا گیا تھا۔ اس نے اُس نقطہ انقلاب کو ظاہر کیا جہاں محمدؐ کے اسلامی لشکر ابھرنا شروع ہوئے۔ اس جنگ نے ایک ایسی رکاوٹ کو ہٹا دیا جو موجود تھی، ایک ایسی رکاوٹ جو نظری طور پر برقرار رہتی، اگر روم اور فارس دونوں اپنی قوت برقرار رکھتے۔ دونوں نے ایسا نہ کیا۔

روک اور رہائی

اسلام کی نبوتی تمثیل میں ہم اسلام کی روک تھام اور رہائی کو کلام مقدس کے اولین تعارف ہی سے پاتے ہیں، جب سارہ نے ابراہام کو قائل کیا کہ ہاجرہ اور اسماعیل کو روکے۔

اور ساری نے ابرام سے کہا، میرا ظلم تجھ ہی پر ہو: میں نے اپنی لونڈی کو تیری آغوش میں دیا؛ اور جب اُس نے دیکھا کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے تو میں اُس کی نظر میں حقیر ٹھہری: خداوند میرے اور تیرے درمیان انصاف کرے۔ لیکن ابرام نے ساری سے کہا، دیکھ، تیری لونڈی تیرے ہی ہاتھ میں ہے؛ جو تجھے بھلا لگے اُس سے کر۔ اور جب ساری نے اُس پر سختی کی تو وہ اُس کے سامنے سے بھاگ گئی۔ پیدائش 16:5، 6۔

اُس واقعے سے بھی پہلے، ہاجرہ کو نبوتی بیانیے میں متعارف کرانے کی وجہ یہ ہے کہ خداوند نے سارہ کو فرزند ہونے سے "روک رکھا" ہے۔

اور ساری ابرام کی بیوی تھی؛ اُس سے اُس کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اور اُس کی ایک لونڈی تھی، ایک مصری، جس کا نام ہاجرہ تھا۔ اور ساری نے ابرام سے کہا، دیکھ، خداوند نے مجھے بچہ جننے سے روک رکھا ہے؛ سو تو میری لونڈی کے پاس جا؛ شاید اُس کے وسیلے سے مجھے اولاد حاصل ہو۔ اور ابرام نے ساری کی بات مانی۔ پیدائش 16:1، 2۔

مکاشفہ نو کی وہ "کنجی" جو محمد کو دی گئی تھی، اور جس کی تکمیل بعد ازاں نینوہ کی جنگ کے ذریعے ہوئی، نبوتی تاریخ کے کسی بھی معین مرحلے پر اسلام پر عائد "روک" کے ہٹا دیے جانے کی نمائندگی کرتی ہے۔

"فرشتے اُن چار ہواؤں کو روکے ہوئے ہیں، جنہیں ایک غضب ناک گھوڑے کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے جو چھوٹ جانے اور تمام روئے زمین پر ٹوٹ پڑنے کی کوشش کر رہا ہے، اور اپنے راستے میں تباہی اور موت لے کر چلتا ہے۔" Manuscript Releases، جلد 20، 217۔

محمدؐ کی مملکت کا "عروج و زوال" اتنا نہیں کہ عروج اور زوال کے طور پر ظاہر کیا گیا ہو، بلکہ ایک 'رہائی' اور ایک 'بندش' کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ جب اسلام کو نبوتی طور پر رہائی دی جاتی ہے، تو اس رہائی کی تمثیل جنگِ نینوہ کے ذریعے پیش کی گئی ہے۔

صرف وایاں

سات نرسنگوں میں سے صرف اسلام کے وای نرسنگ ہی ایسے ہیں جو نبوتی تاریخ میں اپنے اولین تعارف کے وقت سے لے کر مہلتِ امتحان کے اختتام تک ایک مسلسل قوت کے طور پر پوری تاریخ پر محیط رہتے ہیں۔ پہلے چار نرسنگ، جو مغربی روم پر لائے گئے، اوڈوایسر، جنسیرک، اٹیلہ بن، اور الارک کی نمائندگی کرتے تھے؛ یوں وہ آخری ایام میں الہی عنایت کے تحت چار قضائی قوتوں کی تمثیل بنتے ہیں، لیکن ان کا جدید مماثل ان چار قدیم قوتوں کی براہِ راست نسل نہیں ہے۔ وای نرسنگوں کا معاملہ ایسا نہیں۔ ایک بار جب اسلام تاریخ میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ رہائی اور رोक کی ایک مستقیم لکیر میں جاری رہتا ہے، یہاں تک کہ مہلتِ امتحان کے اختتام پر وہ پوری طرح رہا کر دیا جاتا ہے۔ وای نرسنگوں کے ساتھ "چابی" یعنی 'رہائی' کی علامت جنگِ نینوہ سے متعین کی گئی ہے۔

نیکومیڈیا اور 27 جولائی، 1299

علمبرداروں نے درست طور پر 27 جولائی 1299 کو اُن ایک سو پچاس برسوں کی ابتدا قرار دیا جو 27 جولائی 1449 کو ختم ہوئے، اور جس نے اپنے نتیجے میں تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کا آغاز کیا، جو 11 اگست 1840 کو اختتام پذیر ہوئے۔

پچھلے مضمون میں ہم نے 1333 سے 1337 تک کے اُس محاصرہ کی نشان دہی کی تھی جو سلطان اورخان غازی (عثمان اول، بانی عثمانی بیلک، کے فرزند) نے نیکومیڈیا پر مسلط کیا، جب اُس نے نیکومیڈیا کے اہم بازنطینی شہر کا محاصرہ کیا۔ یہ محاصرہ نیکومیڈیا کے خلاف اُس جنگ کا اختتام ہے جس کا آغاز اُس کے والد عثمان کے ساتھ ہوا تھا۔ مکاشفہ 9:10 کے ایک سو پچاس سال 27 جولائی 1299 سے شروع ہوئے، اور چونکہ یہ ایک نبوت کا نقطہ آغاز ہے، اس لیے اُس تاریخ آغاز سے متعلق تاریخ پر غور کرنا چاہیے۔ عثمان اول (سلطنتِ عثمانیہ کے بانی) سلطان اورخان غازی کے والد تھے، جنہوں نے 27 جولائی 1299 کو بازنطینی سلطنت کے خلاف بافیوس کی لڑائی میں، جو نیکومیڈیا کے خطے میں، شہر نیکومیڈیا کے قریب واقع تھی، ایک اہم ابتدائی فتح حاصل کی؛ یہ رومی اور ابتدائی بازنطینی تاریخ کا نہایت اہم دارالحکومت تھا۔

باپ اور بیٹا

27 جولائی 1299 کو عثمان کی افواج نے ایک مقامی گورنر کی قیادت میں آنے والی ایک بازنطینی فوج کو شکست دی۔ اس معرکے کو ان اولین بڑی خود مختار عسکری کامیابیوں میں شمار کیا جاتا ہے جو عثمان نے بیتھینیا (شمال مغربی اناطولیہ) میں اقتدار کو مستحکم کرنا شروع کرنے کے بعد حاصل کیں۔ یہ ایک چھوٹی ترک بیلک (قبائلی امارت) سے ایک ابھرتی ہوئی قوت کی طرف انتقال میں ایک اہم مرحلہ تھا، جو بالآخر بازنطینی علاقوں کو للکارنے اور فتح کرنے والی تھی۔ یہ تاریخ اسلام کے لیے ایک

ایسے دور نمو کے آغاز کی علامت ہے جو آخر کار 1453 میں قسطنطنیہ کے سقوط کے وقت سلطنت عثمانیہ کے قیام پر منتج ہوا۔ عثمان نے غازی جنگجوؤں (اسلامی محرک رکھنے والے سرحدی چھاپہ ماروں) کو بروئے کار لایا، اور وہیں سے غازی سرحدی جنگجوؤں کی تشکیل ایک زیادہ منظم فوج کی صورت میں شروع ہوئی، جو تدریجاً عثمان سے آگے اس کے بیٹے اورخان تک ترقی کرتی گئی۔ عثمان کے ورثے کے دیگر اہم عناصر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے اسلام کو املاک پر قبضہ برقرار رکھنے کے قابل بنایا، برخلاف غازی جنگجوؤں کی جنگی روش کے، جن کے غیر منظم مارو اور بھاگو حرے انہیں صرف اپنی فتوحات کی غنیمت ہی دیتے تھے، مگر کبھی کوئی علاقہ نہیں دیتے تھے۔

27 جولائی 1299 کو عثمان نے نیکومیڈیا کے علاقے میں ایک مہم کا آغاز کیا، اور چونتیس برس بعد اس کے بیٹے نے دارالحکومت شہر نیکومیڈیا کا چار سالہ محاصرہ شروع کیا۔ ابتدا میں باپ اور اختتام پر بیٹا۔ جنگ اُس علاقے کے خلاف شروع ہوتی ہے جس کی نمائندگی نیکومیڈیا کے طور پر کی گئی ہے، اور نیکومیڈیا، یعنی نیکومیڈیا کے علاقے کے دارالحکومت شہر، کی فتح پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ 1299 سے 1337 تک اڑتیس سال کا عرصہ بنتا ہے، اور نبوتی طور پر عدد "اڑتیس" برخاست ہونے کی علامت ہے۔

تب میں نے کہا، اب اٹھو اور وادی زرد کو پار کرو۔ چنانچہ ہم وادی زرد کے پار گزر گئے۔ اور وہ مدت جس میں ہم قادیس برنیع سے چل کر وادی زرد کے پار پہنچے، اڑتیس برس تھی؛ یہاں تک کہ جنگی مردوں کی ساری نسل لشکر کے درمیان سے فنا ہو گئی، جیسا کہ خداوند نے اُن سے قسم کھائی تھی۔ استثنا 2:13، 14۔

27 جولائی 1299 سے 27 جولائی 1449 تک کے ایک سو پچاس سال اُس مدت کی نمائندگی کرتے ہیں جو مکاشفہ باب نو کی دوسری ہلاکت کی عثمانی سلطنت کے قیام پر منتج ہوئی۔ نیکومیڈیا کی تدریجی فتح کے اڑتیس سال ایک باپ (عثمان) سے شروع ہوئے اور اُس کے بیٹے (اورخان) پر اختتام پذیر ہوئے۔ یہ مدت ایک قبائلی امارت کے بتدریج ارتقا کے ذریعے ایک سلطنت بننے کے پہلے مرحلے کی تصویر پیش کرتی ہے۔

27 جولائی 1299 سے 27 جولائی 1449 تک کے ایک سو پچاس سالوں میں چار سالہ محاصرہ شامل ہے، جو اڑتیس برسوں کے خاتمہ کو نشان زد کرتا ہے۔ نیکومیڈیا کی فتح کا آغاز باپ، عثمان، کے ہاتھوں ہوا، اور اس کا اختتام 1333 سے 1337 تک کے چار سالہ محاصرے کے ذریعہ انجام پایا؛ ایسا محاصرہ جو عثمان کے بیٹے نے برپا کیا۔

جب ایک سو پچاس سال 27 جولائی 1449 کو پورے ہوئے، تو بازنطینی شہنشاہ قسطنطین یازدہم، یعنی مشرقی روم کا آخری قسطنطین، نے تخت نشین ہونے کے لیے ترکوں سے اجازت طلب کی۔ اس تاریخ سے قسطنطنیہ کی فتح تک چار سال تھے۔ وہ چار سال قسطنطنیہ کے محاصرہ پر ختم ہوئے، اور آخری قسطنطین محاصرہ ہی میں مارا گیا۔ اسلام کے عروج کی نمائندگی ایک سو پچاس سالہ نبوت کے پہلے اڑتیس سال کرتے ہیں، جو چار سالہ محاصرہ پر منتج ہوئے۔ جب ایک سو پچاس سال پورے ہوئے، تو اسلام اس مقام تک بلند ہو چکا تھا جہاں مشرقی روم اُس قوت کے ہاتھوں ذلیل ہو گیا تھا جو اس وقت ترکوں کے پاس تھی۔ 27 جولائی 1449 کی تحقیر سے چار سال مشرقی روم کے زوال تک لے گئے، جب قسطنطنیہ ایک محاصرہ کے ذریعے لے لیا گیا۔ پہلے اڑتیس سال کے اختتام کی علامت ایک محاصرہ ہے، اور سلطنت عثمانیہ کے قیام کی علامت بھی ایک محاصرہ ہے۔

۳۸ اور ۴۰

عدد اڑتیس، جیسا کہ موسیٰ نے استثنا میں بیان کیا ہے، ایک علامت کے طور پر بیابان میں چالیس سالہ آوارگی کی عدالت کے آخری اڑتیس برسوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ لہذا عدد اڑتیس، بطور علامت، عدد چالیس کے ساتھ ایک تعلق رکھتا ہے۔ عثمان نے 27 جولائی 1299 کو نیکومیڈیا کے علاقے پر قبضہ کیا، اور

اڑتیس برس بعد اُس کے بیٹے نے اُس علاقے کے دارالحکومت پر قبضہ کیا۔ علاقہ بھی نیکومیڈیا تھا اور دارالحکومت بھی نیکومیڈیا تھا۔ مؤرخین اس جنگ کو اُن ’دو‘ مراحل میں سے پہلا قرار دیتے ہیں جو سلطنت عثمانیہ کے عین آغاز عروج کی نشان دہی کرتے ہیں۔ تاریخ کے مطابق متعین کیا گیا دوسرا مرحلہ 1301 میں نائسیہ کی جنگ ہے۔ وہاں باپ عثمان نے نائسیہ کھلانے والے علاقے پر قبضہ کیا، اور 1331 میں، تیس برس بعد، اُس کے بیٹے نے دارالحکومت پر قبضہ کیا، جس کا نام نائسیہ تھا، جو رومیوں کا ایک سابق دارالحکومت تھا۔

1299 اور نیکومیڈیا کی لڑائی کے تعلق سے، دو مراحل میں سے پہلا مرحلہ یہی تھا؛ دوسرا مرحلہ دو سال بعد 1301 میں آیا۔ 1299 عدد اڑتیس کی ایک علامت ہے، اور دو سال بعد (چالیس)، نقیہ کا علاقہ باپ کے ہاتھ میں لے لیا جاتا ہے۔ قدیم اسرائیل کے موعودہ سرزمین پر قبضہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہونے میں اڑتیس اور چالیس کے جو تعلقات ہیں، ان کی نمائندگی 27 جولائی 1299 اور 1301 میں ہوتی ہے۔ اسلام کے عروج کے وہ ابتدائی دو مراحل فوجی مہمات سے نشان زد ہیں، جو اس طرح شروع ہوتی ہیں کہ باپ علاقے کو فتح کرتا ہے اور اختتام پر بیٹا اس علاقے کے دارالحکومت کو فتح کرتا ہے۔ جب وہ دونوں دارالحکومت گرے، تو محاصرے کے ذریعے گرے۔ دونوں دارالحکومت کسی نہ کسی وقت مشرقی روم کے دارالحکومت رہ چکے تھے۔

27 جولائی، 1299 اور 1301، 11 اگست 1840 کو اپنی تکمیل کو پہنچتے ہیں، اور یہ 1838 کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے، جب لچ نے پہلی بار تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن کی نبوت کے بارے میں اپنا نظریہ اور پیشین گوئی شائع کی، جو بالآخر 11 اگست 1840 کو پوری ہونے والی تھی۔ میلریوں کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کے دو مراحل 1838 اور 1840 کے سال تھے۔

”1840 میں نبوت کی ایک اور قابل ذکر تکمیل نے وسیع پیمانے پر دلچسپی کو برانگیختہ کیا۔ اس سے دو سال پہلے، یوسیاہ لچ، جو دوسرے ظہور مسیح کی منادی کرنے والے نمایاں خادموں میں سے ایک تھا، نے مکاشفہ 9 کی ایک تشریح شائع کی، جس میں سلطنت عثمانیہ کے زوال کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اس کے حساب کے مطابق، اس قوت کو ’سنہ 1840 عیسوی میں، اگست کے مہینے کے دوران کسی وقت‘ مغلوب ہو جانا تھا؛ اور اس کی تکمیل سے صرف چند روز پہلے اس نے لکھا: ’اگر پہلے عرصہ، 150 برس، کو اس وقت سے پہلے بعینہ پورا مان لیا جائے جب دیاقوزیس ترکوں کی اجازت سے تخت پر متمکن ہوا، اور یہ کہ 391 برس اور پندرہ دن پہلے عرصہ کے اختتام پر شروع ہوئے، تو یہ 11 اگست 1840 کو ختم ہوگا، جب قسطنطنیہ میں عثمانی اقتدار کے ٹوٹ جانے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور میرا ایمان ہے کہ یہی بات واقع پائی جائے گی۔‘ Litch, 1840—” in Signs of the Times, and Expositor of Prophecy, August 1, 1840

”بالکل اسی مقررہ وقت پر، ترکی نے اپنے سفیروں کے ذریعے یورپ کی اتحادی قوتوں کی سرپرستی قبول کر لی، اور یوں اپنے آپ کو مسیحی اقوام کے زیر اختیار کر دیا۔ یہ واقعہ پیشین گوئی کی بعینہ تکمیل تھا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی تو کثیر لوگوں کو اُن اصولوں کی درستی کا یقین ہو گیا جو ملر اور اُس کے رفقاء نے نبوت کی تعبیر کے لیے اختیار کیے تھے، اور آمد ثانی کی تحریک کو ایک حیرت انگیز قوت محرکہ حاصل ہوئی۔ اہل علم اور صاحب منصب اشخاص ملر کے ساتھ شامل ہو گئے، خواہ اُس کے نظریات کی منادی میں ہوں یا اُن کی اشاعت میں، اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔“ The Great Controversy, 334, 335

لچ کی 38 کی پیش گوئی اور 40 کا اُس کا درست کیا گیا منظر دونوں اُس کے آخری بیان کو شامل کرتے ہیں، جسے اُس نے 1 اگست کو، درست کی گئی پیش گوئی سے دس دن پہلے، قلم بند کیا تھا۔ پیش گوئی کی تکمیل ہی وہ امر تھا جس نے دنیا کو کتاب مقدس کی نبوت کی درست منہج کا قائل کیا۔ قدیم اسرائیل کے برپا ہونے کو نشان زد کرنے والے اڑتیس برسوں میں بحر قلزم کے پار گزرنے سے لے کر قادش میں پہلی بغاوت تک کے دو سال بھی شامل تھے۔

کیونکہ وہ سب آدمی جنہوں نے میری جلال کو، اور میرے اُن معجزات کو جو میں نے مصر میں اور بیابان میں دکھائے، دیکھا ہے، اور اب یہ دس بار مجھے آزمایا ہے، اور میری آواز نہیں سنی؛ یقیناً وہ اُس ملک کو نہ دیکھیں گے جس کی قسم میں نے اُن کے باپ دادا سے کھائی تھی، اور جنہوں نے مجھے غضبناک کیا ہے اُن میں سے کوئی بھی اُسے نہ دیکھے گا۔ گنتی 14:22، 23۔

اس بغاوت کو دس آزمائشوں میں آخری کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ دس آزمائشوں پر مشتمل دو سالہ آزمائشی مدت، جو بیابان میں اڑتیس سال کے ساتھ جمع ہوتی ہے، 1838 اور 1840 کی تمثیل تھی، اور 1840 میں دس دنوں کی ایک مدت شامل تھی۔

اور 27 جولائی 1299 کو عثمان کے ساتھ اسلام کے عروج کا نقطہ آغاز ایک اٹھتیس سالہ مدت کا آغاز کرتا ہے، جو 1337 میں چار سالہ محاصرہ پر منتج ہو کر ختم ہوتی ہے۔ 27 جولائی 1299 ان دو مراحل میں سے پہلا مرحلہ تھا جنہیں مؤرخین سلطنت عثمانیہ کے عروج کے نقطہ آغاز کے طور پر شناخت کرتے ہیں، اور دوسرا مرحلہ 1301 تھا۔ 1299 اور 1301 میں نیکومیڈیا اور نائسیا کی لڑائیوں کے یہ دو مراحل 1838 اور 1840 کی تمثیل پیش کرتے ہیں۔ نبوت کا آغاز اس کے انجام کی تصویر پیش کرتا ہے۔

نیکومیڈیا اور نقیہ، دونوں نے اپنی اپنی تاریخ میں مشرقی روم کے دارالحکومت کے طور پر عارضی طور پر خدمت انجام دی۔ البتہ، قسطنطنیہ بالآخر 330ء سے 1453ء تک مشرقی دارالحکومت بنا رہا۔ نیکومیڈیا اور نقیہ، قسطنطنیہ کے سقوط کی مثال پیش کرتے ہیں؛ یہ سب اسلامی محاصروں کے نتیجے میں سقوط پذیر ہوئے، جو ایک ایسی مہم کے اختتام کی علامت تھے جس میں اسلام نے پہلے اس علاقے پر قبضہ کیا اور اس کے بعد دارالحکومت پر تسلط حاصل کر لیا۔

پہلا محاصرہ، جو 1333 سے 1337 تک کے چار برسوں پر مشتمل ہے، 1449 سے 1453 تک کے اُن چار برسوں کی نمائندگی کرتا ہے جب نبوت اپنے اختتام کو پہنچی۔ تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن بعد اسلام روک دیا جاتا ہے، جبکہ ملیرائٹس نبوی قوت کے تحت "اٹھ کھڑے ہوتے" ہیں، جو "اڑتیس اور چالیس" کی خصوصیات میں ممتثل ہے، جیسا کہ 27 جولائی 1299 اور 27 جولائی 1449 کی تاریخ کے الفا تاریخ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اسلام کا ابھار اور خدا کے آخری ایام کے پیغامبروں کا ابھار ایک عددی نشان میں ممتثل ہے جو 38 اور 40 کے عددی تعلق سے تشکیل پاتا ہے۔

حزقی ایل سینتیس میں اسلام مشرقی ہوا کے اُس پیغام کی حیثیت رکھتا ہے جو مُردہ، خشک ہڈیوں پر پھونکا جاتا ہے تاکہ وہ اٹھ کھڑی ہوں اور ایک عظیم لشکر بن جائیں۔ جب حزقی ایل کا پیغام پہنچتا ہے تو اٹھ کھڑے ہونے کا عمل شروع ہو جاتا ہے، جیسا کہ 1838 اور 1840 کی میلرائٹ تاریخ میں ہوا تھا۔ وہ پیغام 9/11 کو پہنچا، اور عنقریب آنے والے سنڈے لا کے وقت وہ ہڈیاں ایک عظیم لشکر کی صورت میں اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ اخیر ایام میں خدا کے لشکر کا کلیسیای غالب کی حیثیت سے اٹھایا جانا 1838 اور 1840 کے ذریعے ممتثل ہے۔ 9/11 سے سنڈے لا تک کا عرصہ 1840 سے 1844 کے ذریعے ممتثل تھا، لیکن یہ 31 دسمبر 2023 سے نیش ول کے آتشی گولوں تک کے زمانے کی بھی تمثیل کرتا ہے۔

مشرقی روم

قسطنطین اوّل (اعظم) کے ہاتھوں سلطنت کی تقسیم سے لے کر آخری قسطنطین تک، مشرقی روم کی نبوی تاریخ کی نمائندگی ہوتی ہے۔ لہذا یہ نبوی زمانہ ایک نبوی یا علامتی باپ اور ایک بیٹے سے نشان زد ہے، جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ قسطنطین اعظم اور قسطنطین یازدہم کے درمیان براہ راست خونی نسبت نہ تھی۔ پہلا اور آخری قسطنطین نبوی طور پر الفا اور اومیگا کی علامات کے طور پر بھی پیش کیے گئے ہیں، اور باپ (الفا) نے قسطنطنیہ کو دارالحکومت کے طور پر منتخب کیا، جبکہ بیٹا (اومیگا) محاصرے کے دوران مارا گیا جب قسطنطنیہ دارالحکومت رہنا بند ہو گیا۔ مشرقی روم کا نبوی دور پہلے اور آخری قسطنطین سے نشان زد ہے۔ ایک سو پچاس برس کا وہ دور جو

27 جولائی 1299 کو شروع ہوا، ایک 38 سالہ مدت کو شامل کرتا ہے اور ایک 40 سالہ محاصرے پر ختم ہوتا ہے۔ اس محاصرے نے 1449 سے 1453 تک کی تمثیل پیش کی۔ نیکومیدیا کی مہم ایک علاقے کے فتح کیے جانے سے شروع ہوئی اور اس علاقے کے دارالحکومت کے فتح کیے جانے پر اختتام پذیر ہوئی۔ جس طرح پہلے اور آخری قسطنطین کے ساتھ ہوا، اسی طرح نیکومیدیا کی فتح ایک باپ (پہلے) سے شروع ہوئی اور ایک بیٹے (آخری) پر اختتام پذیر ہوئی۔

چار سال

ایک سو پچاس برس کے ابتدائی دور میں چار سالہ محاصرہ، جو 1449 میں قسطنطین آخر کی تحقیر سے لے کر 1453 تک کے ان چار برسوں پر منتج ہوا، جب قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گیا اور وہ سقوط کر گیا۔ دوسرے افسوس کی وقت کی نبوت، جو تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کی نمائندگی کرتی ہے، 27 جولائی 1449 کو شروع ہوئی اور 11 اگست 1840 کو اختتام پذیر ہوئی۔ یہ تاریخ چار سالہ مدت کے آغاز کو نشان زد کرتی ہے جسے سسٹر وائٹ نے خدا کی قدرت کا ایک جلالی اظہار قرار دیا۔

”وہ فرشتہ جو تیسرے فرشتہ کے پیغام کی منادی میں متحد ہوتا ہے، اپنے جلال سے تمام زمین کو منور کرے گا۔ یہاں ایک ایسے کام کی پیشین گوئی کی گئی ہے جو عالمگیر وسعت اور غیر معمولی قدرت کا حامل ہوگا۔ 1840-44 کی آمد مسیح کی تحریک خدا کی قدرت کا ایک جلیل القدر اظہار تھی؛ پہلے فرشتہ کا پیغام دنیا کے ہر تبلیغی مرکز تک پہنچایا گیا، اور بعض ممالک میں ایسا عظیم ترین مذہبی جوش و خروش پیدا ہوا جیسا کہ سولہویں صدی کی اصلاح مذہب کے بعد سے کسی ملک میں نہیں دیکھا گیا؛ لیکن تیسرے فرشتہ کی آخری تنبیہ کے تحت ہونے والی زبردست تحریک ان سب پر سبقت لے جائے گی۔“ The Great Controversy, 611.

اسلام کو 11 اگست 1840 کو روکا گیا، اور ایک چار سالہ مدت تھی جو پینتیکوسٹ کے موقع پر روح القدس کے انڈیل جانے کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہے، اور مکاشفہ اٹھارہ کے زور اور فرشتے کے نزول کے ساتھ بھی، جب 9/11 کو نیویارک کی ”بڑی عمارتوں“ پر تیسرے افسوس کے اسلام نے ضرب لگائی۔ 9/11 ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے وقت کے آغاز کو نشان زد کرتا ہے۔ مہر کیا جانا ایک مدت وقت ہے، اور اس مدت مہر کے اختتام میں اس مدت کے آغاز کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جب مسیح 9/11 پر نازل ہوا، تو اس نے 31 دسمبر 2023 کو دو گواہوں کو زندہ کرنے کے لیے میکائیل کے نزول کی تمثیل پیش کی، جب مہر کیے جانے کی آخری مدت شروع ہوئی۔

وہ کلید جو نینوہ کی جنگ ہے، اسلام کے مختلف اجراء کی نمائندگی کرتی ہے، جو 1453 تک مشرقی روم کو گرا دیں گے۔ آیت دس کے ”پانچ مہینوں“ کے ایک سو پچاس برسوں کے اندر، ابتدا بھی اور انتہا بھی چار سالہ مدت پر مشتمل ہیں۔ یہ دونوں چار سالہ ادوار تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کے اختتام کے ساتھ مربوط ہیں، جس نے 1840 سے 1844 تک ایک چار سالہ مدت کو نشان زد کیا، جب مسیح ”اپنے جلال سے ساری زمین کو منور“ کرے گا۔ 1844 میں نبوی وقت کا اطلاق موقوف ہو گیا، کیونکہ وقت ”پھر نہ رہے گا۔“

اور اُس کی قسم کھائی جو ابدالآباد تک زندہ ہے، جس نے آسمان اور اُن سب چیزوں کو جو اُس میں ہیں، اور زمین اور اُن سب چیزوں کو جو اُس میں ہیں، اور سمندر اور اُن سب چیزوں کو جو اُس میں ہیں، پیدا کیا، کہ پھر وقت نہ رہے گا۔ مکاشفہ 10:6.

1333 سے 1337 تک، 1449 سے 1453 تک، 1840 سے 1844 تک

چار سالہ ادوار کی وہ تین سطریں 9/11 سے اتوار کے قانون تک مہر بندی کے زمانے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، اور وہ 9/11 سے اتوار کے قانون تک اُس فریکٹل کے ساتھ بھی مطابقت رکھتی ہیں جس کی نمائندگی 31 دسمبر 2023 سے اُس وقت تک کی گئی ہے جب اسلام کو دوبارہ نیش ول کے آگ کے گولے

پہنچانے کے لیے چھوڑا جائے گا۔

31 دسمبر 2023 کے نبوتی فریکٹل سے نیش ول کے آتشی گولوں تک کی تمثیل تین چار سالہ نبوتی ادوار کے ذریعہ ظاہر کی گئی ہے، اور یہ سب 9/11 سے سنڈے لا تک کے مہر بندی کے وقت کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ لہذا، چار گواہ 31 دسمبر 2023 سے نیش ول پر حملے تک کی تاریخ کی نشان دہی کرتے ہیں، اور نینوہ کی لڑائی ان گواہوں میں سے ہر ایک کے لیے وہ "کلید" تھی۔ 1333، 1449، 1840 اور 9/11 سب کے سب نقطہ انقلاب تھے — "کلیدی"۔

"ماضی کی تاریخ سے ایسے اسباق حاصل کیے جانے ہیں؛ اور ان کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ سب سمجھ لیں کہ خدا اب بھی اُسی طریق کار کے مطابق عمل کرتا ہے جس کے مطابق وہ ہمیشہ سے کرتا آیا ہے۔ اُس کا ہاتھ آج بھی اُس کے کام میں اور قوموں کے درمیان اُسی طرح نمایاں ہے، جس طرح اُس وقت سے رہا ہے جب انجیل پہلی بار عدن میں آدم کو سنائی گئی تھی۔"

"قوموں اور کلیسیا کی تاریخ میں ایسے ادوار آتے ہیں جو نقطہ تحول ہوتے ہیں۔ خدا کی عنایت میں، جب یہ مختلف بحرانات آ پہنچتے ہیں، تو اُس وقت کے لیے نور عطا کیا جاتا ہے۔ اگر اسے قبول کر لیا جائے تو روحانی ترقی واقع ہوتی ہے؛ اور اگر اسے رد کر دیا جائے تو روحانی زوال اور تباہی کامل اس کے پیچھے آتے ہیں۔ خداوند نے اپنے کلام میں انجیل کے اُس جارحانہ کام کو آشکارا کیا ہے جیسا کہ وہ ماضی میں انجام دیا جاتا رہا ہے، اور مستقبل میں بھی انجام دیا جائے گا، حتیٰ کہ اُس آخری معرکے تک، جب شیطانی قوتیں اپنی آخری حیرت انگیز حرکت کریں گی۔" Bible Echo، 26 اگست، 1895۔

نیکومیدیا

284 میں شہنشاہ بننے کے بعد، 293 میں، دیوقلیطیانوس نے رومی سلطنت کو مشرق اور مغرب میں قانونی طور پر تقسیم کرتے ہوئے، اور نظام تترارکی قائم کرتے ہوئے، نیکومیدیہ کو رومی سلطنت کے مشرقی دارالحکومت کے طور پر منتخب کیا۔ نیکومیدیہ کئی دہائیوں تک مشرق میں مرکزی انتظامی اور فوجی دارالحکومت کے طور پر کام کرتا رہا۔ قسطنطین اعظم نے نزدیکی بازنطیوم میں نیا دارالحکومت تعمیر کرنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے اسے ایک مرکز کے طور پر استعمال کیا (جسے اس نے 330 میں قسطنطنیہ کا نام دیا)۔ قسطنطنیہ کے مرکزی دارالحکومت بن جانے کے بعد بھی، نیکومیدیہ ایک بڑا علاقائی مرکز رہا، جو بحیرہ مرمرہ کے مشرقی ساحل پر تزویراتی طور پر واقع تھا۔ پس، اگرچہ یہ روم یا قسطنطنیہ کی مانند مستقل دارالحکومت نہ تھا، تاہم رومی تاریخ کے ایک اہم عبوری دور میں نیکومیدیہ کو سرکاری طور پر مشرقی دارالحکومت مقرر کیا گیا تھا۔ ایک سو پچاس برس کے آغاز میں مشرقی روم کا ایک دارالحکومت فتح کیا جاتا ہے، اور اختتام پر بھی مشرقی روم کا ایک دارالحکومت فتح کیا جاتا ہے۔ دونوں فتوحات میں محاصرہ شامل تھا۔

دیوکلشین

293 میں جب شہنشاہ ڈایوکلشین نے ٹیٹرارکی کے نظام کو نافذ کیا تو اُس نے نیکومیدیہ کو باضابطہ طور پر رومی سلطنت کا مشرقی دارالحکومت قرار دیا۔ ٹیٹرارکی کا نظام سلطنت کی ایک مغربی اور ایک مشرقی تقسیم پر مشتمل تھا؛ اور مشرق و مغرب دونوں میں ایک اعلیٰ شہنشاہ (Augusti) اور ایک جونیئر شہنشاہ (Caesar) ہوتا تھا، تاکہ لفظ 'tetrarchy' سے ظاہر ہونے والی عددی تعداد، یعنی چار، پوری ہو۔

الفا اور اومیگا

دیوقلیطیان کلیسیائے سمرنہ کی اومیگا علامت ہے، اور نیرو الفا علامت ہے۔ قسطنطین اعظم کلیسیائے پرگامس کی الفا علامت ہے، اور جسٹینین اومیگا علامت ہے۔

روم کی مشرق اور مغرب میں "قانونی" تقسیم (جو برقرار نہ رہی) ڈیوکلیشین کے ذریعے عمل میں آئی، اور روم کی مشرق اور مغرب میں نبوی تقسیم قسطنطین کے ذریعے عمل میں آئی۔ ایذارسانی کی دوسری علامتی کلیسیا کی تاریخ کے دوران، جس کی نمائندگی سمرنہ کرتی ہے، روم قانونی طور پر مشرق اور مغرب میں تقسیم کیا گیا؛ اور سمجھوتے کی تیسری علامتی کلیسیا کی تاریخ میں، جس کی نمائندگی پرگمن کرتی ہے، روم نبوی طور پر مشرق اور مغرب میں تقسیم کیا گیا۔ 293 الفا تھا اور 330 اومیگا تھا، اور 11 مئی 330 کو قسطنطین اعظم نے قسطنطنیہ کو سلطنت کے دارالحکومت کے طور پر مخصوص کیا۔

293 میں دیوقلیطیانوس کی طرف سے کی گئی قانونی تقسیم اُس کے بعد ہونے والی خانہ جنگی کے باعث، جو سنہ 313 میں فرمانِ میلان تک جاری رہی، ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی؛ جب مشرق کے قسطنطین اور مغرب کے لیسینیوس نے فرمانِ میلان جاری کیا، جس کے ذریعے مسیحیت کو قانونی حیثیت دی گئی، اور عملاً ٹیٹرارکی کا خاتمہ ہو گیا—یعنی چار باہم مربوط حکمرانوں کا وہ نظام جو سمٹ کر دو بڑی قوتوں کے درمیان کشمکش میں بدل گیا تھا (مغرب میں قسطنطین اور مشرق میں لیسینیوس)۔ یہ قانونی تقسیم، جس نے ایک انہدام کو جنم دیا، تقسیم سے تقسیم تک بیس سالہ مدت کی نمائندگی کرتی ہے، اور دونوں تقسیمات نے نظام کے انہدام کو مہمیز دی۔

سمرنہ کی کلیسیا کا آغاز 64 میں نیرو کے ساتھ ہوا، جب روم کی عظیم آگ کو نیرو نے مسیحیوں پر ظلم و ستم کرنے کے لیے استعمال کیا، جن پر نیرو نے آگ لگانے کا الزام عائد کیا تھا۔ نیرو ظلم و ستم کے آغاز کی علامت ہے اور آخری ایام کے آخری ظلم و ستم کی تمثیل پیش کرتا ہے۔ وہ آخری ظلم و ستم مہلتِ توبہ کے اختتام تک جاری رہتا ہے، جب پاپائی اقتدار اپنی انتہا کو پہنچتا ہے اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یوں ظلم و ستم کا پہلا دور روم کے جلائے جانے سے شروع ہوا اور روم کے جلائے جانے ہی پر ختم ہوتا ہے۔

اور وہ دس سینگ جو تونے درندے پر دیکھے، وہی اُس کسی سے عداوت رکھیں گے، اور اُسے ویران اور ننگا کر دیں گے، اور اُس کا گوشت کھائیں گے، اور اُسے آگ سے جلا دیں گے۔ مکاشفہ 17:16۔

سمرنہ کی کلیسیا کا آغاز 64 میں نیرو کے ساتھ ہوا، جب روم کی عظیم آگ کو نیرو نے مسیحیوں پر ظلم و ستم کرنے کے لیے استعمال کیا، اور اُن پر یہ الزام لگایا کہ آگ انہوں نے بھڑکائی تھی۔ دو سو پچاس سال بعد اس کا اختتام 313 میں فرمانِ میلان کے ساتھ ہوا۔ یہ "فرمان" بیس سالہ مدت کے اختتام کی علامت ہے جو دیوقلیطیانوس کی قانونی تقسیم سے شروع ہوئی تھی، اور یہ سمرنہ کے اُن دو سو پچاس سالوں کے خاتمے کا بھی نشان تھا جو نیرو سے شروع ہوئے تھے۔ ظلم و ستم کے وہ دو سو پچاس سال، جن کی نمائندگی سمرنہ کی کلیسیا اور نیرو کرتے ہیں، دیوقلیطیانوس کے برپا کردہ نہایت بدترین ظلم و ستم کے دس سالوں کو بھی شامل کرتے تھے۔ ظلم و ستم کے وہ دس سال، دیوقلیطیانوس کے اُن بیس سالوں کا آخری نصف تھے جو 293 میں سلطنت کی اُس کی قانونی تقسیم سے شروع ہوئے تھے۔ 293 میں دیوقلیطیانوس کی جانب سے سلطنت کی مشرقی اور مغربی قانونی تقسیم سے ایک بیس سالہ مدت شروع ہوئی، جو دس دس سال کی دو مدتوں پر مشتمل تھی۔

دیوقلیطیانوس نے قانوناً سلطنت کو مشرق اور مغرب میں تقسیم کیا، اور یوں اُس نبوتی تقسیم کی تمثیل پیش کی جو قسطنطین کے ذریعے عمل میں آئی۔ دیوقلیطیانوس کی تقسیم مشرق اور مغرب پر مشتمل تھی، لیکن اُس میں مشرق میں دو حاکم اور مغرب میں دو حاکم تھے۔ ہر علاقے کے لیے ایک اعلیٰ اور ایک ثانوی حاکم۔ 23 فروری 303 کو دیوقلیطیانوس نے مسیحیوں کے خلاف متعدد "فرامین" میں سے پہلا فرمان جاری کیا، اور یوں عظیم ایذارسانی کے آغاز کی علامت قائم ہوئی، (جسے دیوقلیطیانی ایذارسانی بھی کہا جاتا ہے)، جو رومی سلطنت میں مسیحیوں پر ہونے والی سب سے

شدید اور سب سے زیادہ وسیع پیمانے کی ایذارسانی تھی۔

اور سمرنہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ؛ یہ باتیں وہ فرماتا ہے جو اول اور آخری، جو مر گیا تھا اور زندہ ہو گیا ہے؛ میں تیرے اعمال، اور مصیبت، اور مفلسی کو جانتا ہوں، (لیکن تو دولت مند ہے) اور میں اُن کی کفرگوئی کو بھی جانتا ہوں جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں، بلکہ شیطان کی جماعت ہیں۔ اُن باتوں سے کچھ خوف نہ کر جو تو سینے کو ہے: دیکھ، ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈلوئے گا تاکہ تمہارا امتحان ہو؛ اور تم دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے: موت تک وفادار رہ، اور میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے؛ جو غالب آئے وہ دوسری موت سے برگز نقصان نہ اٹھائے گا۔ مکاشفہ 2:8-10۔

عظیم ایذارسانی دیوقلیطیانس کے جانشینوں (خصوصاً گالیریئس) کے تحت 313 تک جاری رہی، جب میلان کے فرمان پر اس کا خاتمہ ہوا۔ نیرو ایذارسانی کی الفا علامت ہے، جو نبوی دور کی اُس اومیگا ایذارسانی میں دیوقلیطیانس کی مثالی نمائندگی کرتا ہے جس کی نمائندگی سمیرنا کی کلیسیا کرتی ہے۔ یہ ایذارسانی ایک سیاسی شادی اور مشرق کے قسطنطین اور مغرب کے لیسینیئس کے درمیان ایک معاہدے پر اختتام پذیر ہوئی۔ فروری 313 میں قسطنطین اور لیسینیئس میلان میں ملے اور میلان کا فرمان جاری کیا، جس نے سلطنت بھر میں مسیحیوں (اور دوسروں) کو مذہبی رواداری عطا کی۔ اپنے سیاسی اتحاد کو مضبوط کرنے کے لیے، لیسینیئس نے اس ملاقات کے دوران یا اس کے آس پاس کانسٹانٹینا (قسطنطین کی سوتیلی بہن) سے شادی کی۔ یہ شادی رومی سیاسی اتحاد کی ایک کلاسیکی مثال تھی—اس نے دونوں شہنشاہوں کے درمیان معاہدے پر مہر ثبت کی اور خانہ جنگی کے برسوں کے بعد عارضی طور پر سلطنت کو مستحکم کرنے میں مدد دی۔ یہ اتحاد زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکا۔ بعد میں قسطنطین اور لیسینیئس نے ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی، اور 324 میں قسطنطین نے لیسینیئس کو شکست دے کر واحد فرمانروا بن گیا۔

نیرو سے قسطنطین تک سمیرنا کا نبوی دور، جو دو سو پچاس برس پر مشتمل تھا، پورا ہوا، اور 313 میں پرگمس کی کلیسیا، یعنی مصالحت کی کلیسیا، شروع ہوئی، جو 538 میں تھیاتیرہ کی کلیسیا پر ختم ہوئی۔ سمیرنا کے یہ دو سو پچاس برس ایذارسانی کے ایک دور کی نمائندگی کرتے تھے، اور اس مجموعی دور کے اختتام پر دیوقلیطیانوس کی ایذارسانی نے مکاشفہ کے ”دس دن“ (دس برس) کو پورا کیا، جہاں ایذارسانی کا بدترین دور مجموعی عرصے کے ایک فریکٹل کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ دس برس ان دو سو پچاس برس کا ایک فریکٹل ہیں۔ یہ دس برس نیرو کی ایذارسانی کے اومیگا کی نمائندگی کرتے ہیں، اور ان کے اختتام پر سلطنت کی مشرق اور مغرب میں اومیگا تقسیم واقع ہوئی۔

شادی اور طلاق

سمیرنہ کا آغاز 64ء میں روم کے جلائے جانے سے ہوا اور دو سو پچاس سال بعد 313ء میں فرمان میلان اور مشرق و مغرب کی سیاسی شادی پر اس کا اختتام ہوا۔ ایذا رسانی کا دس سالہ فراکتلی دور 303ء میں شروع ہوا اور 313ء میں فرمان میلان اور مشرق و مغرب کی سیاسی شادی پر ختم ہوا۔ وہ بیس سال، جو 293ء میں ڈایوکلشیئن کے ہاتھوں مشرق و مغرب کی قانونی تقسیم سے شروع ہوئے تھے، 313ء میں مشرق و مغرب کی سیاسی شادی پر اختتام پذیر ہوئے۔ 313ء میں مشرق و مغرب کے درمیان ہونے والا معاہدہ ازدواج 324ء کی طلاق پر ختم ہوا، جب قسطنطین نے مغرب کے لیسینیئس کو شکست دی اور روم کا واحد حاکم بن گیا۔ 324ء کی نبوی طلاق 321ء کے پہلے اتوار کے قانون کے تین سال بعد واقع ہوئی۔

سن 313 سے 330 تک کے سترہ برس ایک سیاسی ازدواج کی نشان دہی کرتے ہیں، نیز سمیرنا اور نیرو سے ممثل ایذارسانی کے خاتمہ، اور پرگمس سے ممثل مفاہمت کرنے والی کلیسیا کے آغاز کو ظاہر کرتے ہیں۔ 313 میں ازدواج کے ساتھ پرگمس کا آغاز، اُس ایذارسانی کے آغاز کے بعد ہوا جو 321 میں پہلے اتوار

کے قانون سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد 324 کی نبوی طلاق واقع ہوئی، جس نے مشرق اور مغرب کو قسطنطین کے تحت ایک ہی سلطنت میں لے آیا۔ چھ برس بعد 330 میں مشرق اور مغرب میں تقسیم نبوی طور پر دوبارہ دہرائی گئی۔ یہ سترہ برس پرگمس کی کلیسیا کے الفا دور کی نمائندگی کرتے ہیں، جو اُس وقت تک جاری رہنا تھا جب 538 میں کلیسیائے تھیاتیرہ نبوی تاریخ میں وارد ہوئی۔ وہ الفا دور 330 سے 538 تک کے عرصہ کے اختتام پر ایک اومیگا تاریخ کی نمائندگی کرتا۔ پرگمس کی اومیگا تاریخ 496، 508، اور 533 کے عرصہ کی نمائندگی کرتی ہے۔

سترہ سال

رافیہ کی لڑائی کے بطلیموس نے "سترہ برس" حکومت کی، اور رافیہ کی لڑائی اور پانیوم کی لڑائی کے درمیان "سترہ برس" تھے۔ یہ سترہ برس علامتی طور پر 313 سے 330 تک کے سترہ برسوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ نیرو کے سمیرنہ کے دو سو پچاس برس کلیسیائے پرگامس کے پہلے سترہ برسوں تک لے گئے، اور ان دو سو پچاس برسوں کے ساتھ مربوط ہیں جو 457 ق م میں تیسرے فرمان سے شروع ہوئے، جو دانی ایل آٹھ باب اور آیت چودہ کے 2300 برسوں کا نقطہ آغاز ہے، اور ایڈونٹزم کی بنیاد اور مرکزی ستون ہے۔ دو سو پچاس برسوں کے دو گواہ بائبل نبوت کی چھٹی سلطنت کے ان دو سو پچاس برسوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں جو 1776 میں شروع ہوئی اور اسی سال 2026 میں اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ایڈونٹ ازم کے پیش روؤں نے 313 سے 330 تک کے سترہ برس نہ دیکھے اور نہ سمجھے، کیونکہ 1844 میں وہ ابھی تک ساتویں دن کے سبت یا سورج کے دن کے مسئلے کو بھی نہیں سمجھتے تھے۔ تاہم، انہوں نے مکاشفہ 9 کی آیت 10 کے ایک سو پچاس برس کو پہچان لیا، اور وہ ایک ایسے دورانیے کا نقطہ آغاز بن گیا جو تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن تک پہنچا، جس کا اختتام 11 اگست 1840 کو ہوا۔ اس فہم نے "خدا کی قدرت کے ایک زبردست اظہار" کو پیدا کیا۔

اولین علمبرداروں نے مکاشفہ نو میں ایک سو پچاس برس کی دوسری مدت کو نہیں پہچانا تھا۔ اُن کی بنیادی فہم اُس بنیاد کی نمائندگی کرتی ہے جس پر مکاشفہ نو کی "نئی روشنی" تعمیر کی گئی ہے۔ یہ روشنی نینوہ کی لڑائی کی "کنجی" کے ذریعہ کھولی جاتی ہے۔ یہ "کنجی" نبوت کے ایک طالب علم کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ دانی ایل اور مکاشفہ میں ممثل بائبل کی نبوت کی تمام سلطنتوں کو پہچان لے۔ بابل، مادی-فارس، یونان، سلوکی اور بطلیمیوسی سلطنتیں، محمد کی سلطنت، اور اس سے بھی بڑھ کر یہ روم کی سلطنت کو نمایاں کرتی ہے، اس طور پر کہ نہ صرف روم بلکہ مشرقی اور مغربی روم کی سلطنتوں کے عروج و زوال کو بھی شناخت کرتی ہے، نیز ریاست ہائے متحدہ امریکہ (جھوٹا نبی)، پاپائیت (وحش) اور اقوام متحدہ (اژدہا) کو بھی۔ ان سلطنتوں کے تمام عروج و زوال اژدہا، وحش اور جھوٹے نبی کی اُن حرکات پر گواہی دیتے ہیں جو بالآخر دنیا کو ہر مجدوں تک لے آتی ہیں۔ اس حرکت کی نمائندگی دانی ایل گیارہ کی آخری چھ آیات کے اندر کی گئی ہے، اور اس حرکت کا آغاز آیت چالیس کی مخفی تاریخ میں ممثل ہے۔

نینوہ کی جنگ وہ نبوی نقطہ مرجع فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے رومی سلطنت، مشرقی اور مغربی روم کی سلطنتوں، اور پاپائی روم کی شہادتوں کو آخری زمانہ کے واقعات کی ترتیب میں ہم آہنگ کیا جاتا ہے۔ پس، نینوہ کی جنگ وہ کلید ہے جو روم کی مختلف نبوی شہادتوں کو مکمل طور پر واضح کرتی ہے، اور دانی ایل گیارہ کی آیت چودہ کے مطابق، رویا کو قائم کرنے والا روم ہی ہے۔ وہ کلید جو ان خطوط کو یکجا کرتی ہے، نینوہ کی جنگ ہے۔

اپنے اگلے مضمون میں ہم مکاشفہ نو کی ہلاکتوں پر مبنی سابقہ پانچ مضامین کو یکجا کرنا شروع کریں گے۔